انوارِ شریعت
سُنّی دارُالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ـــ تا ـــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ـــــــ سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ـــــــ ایک ہزار

ناشر ـــــــ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ـــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ـــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ـــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

شرع میں شریک ہیں۔ دونوں کے کفر ہوئے۔ اب بہاء اللہ خود بھی رسول بنتا ہے اور اپنے اوپر وحی آنے بے واسطہ اللہ سے علم پانے کا مدعی ہے۔ اور مرزا علی محمد کو بھی پیغمبر مانتا ہے۔ حلال کو حرام۔ اور حرام کو حلال بھی کرتا ہے۔ کتنے کفروں میں میں مبتلا اور اپنے معتقدین کو مبتلا کرنے والا ہے۔ یقیناً اس کی تصدیق کرنے والے کافر و مرتد خارج از اسلام ہیں۔ شفاء شریف میں ہے وکذلک قال من تنبأ وزعم انه یوحیٰ الیه قاله سحنون وقال ابن القاسم دعی الیٰ ذٰلک سرا وجهراً قال اصبغ وهو کالمرتد لانه کفر بکتاب الله مع الفریة علی الله وقال اشهب فی یهودی تنبأ او زعم انه یوحیٰ ارسل الی الناس او قال ان بعد نبیکم نبی انه یستتاب ان کان معلناً بذلک فان تاب والا قتل وذٰلک لانه مکذب النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله لا نبی بعدی مفتری علی الله فی دعواه علیه الرسالة والنبوة ؛

علامہ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں وقد یکون فی هٰؤلاء من یستحق القتل کمن یدعی النبوة بمثل هٰذه الخزعبلات او بطلت تغیر شیٔ من الشریعة ونحو ذٰلک ؛

اب ثابت ہو گیا کہ وہ شخص قادیانی صاحب بھی کافر تھا۔ اور بہائی ہوا اب بھی کافر ہے اس کے ساتھ مسلمہ کا نکاح نہیں ہو سکتا ہمیشہ حرام ہو گا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہ اتقن واحکم ؛

کتب العبد المعتصم بحبلہ المتین

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

فتویٰ ایصالِ ثواب، حکم زوجۂ مفقود، خطبہ میں اردو خلافِ سنّت

استفتاء

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ میت کے ثواب کے لئے جب قرآن خوانی ہوتی ہے تو اس وقت جو لوگ قرآن پڑھنا نہیں جانتے ہیں۔ وہاں کلمہ طیبہ یا سورۃ اخلاص وہ لوگ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ ؛

(۲) زوجۂ مفقود الخبر کے نکاح ثانی کرنے کے بارے میں خلاصۃ المسائل میں جو مسئلہ خبر میں ہے کہ زوجۂ مفقود الخبر کی بعد انتظاری چار سال چار ماہ کے نکاح ثانی کر سکتی ہے جسکے صحیح ہونے میں تقریباً تیس مولویوں کے دستخط درج ہیں تو ہمارے حنفی المذہب کے علماء کی کیا رائے ہے ؟ حنفی مذہب کے سب علماء اس مسئلہ میں متفق ہیں یا مختلف۔ اور یہ

مسئلہ کس مذہب کا ہے۔ حنفی اس مسئلہ پر عمل کر سکتے ہیں یا نہیں؟ مفصل تحریر فرمائیے بینوا توجروا ؛

(۳) خطبہ جمعہ کے درمیان یعنی خطبۂ اول وثانی کے درمیان میں کچھ وعظ کہنا۔ یا جو اُردو نظم یا نثر میں درج ہے سب خطبوں میں اسکا پڑھنا کیسا ہے۔ یہاں پر لوگ عربی بالکل نہیں سمجھتے ہیں۔ تو اگر خطبہ میں کچھ اردو نہیں پڑھی جائیگی تو لوگ کیا سمجھیں گے۔ لوگوں کی ہدایت کے لئے کچھ اردو میں نصیحتیں درمیان خطبہ کے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیسا ہے؟ مفصل طور سے تحریر فرمائیے گا۔ جائز ہے یا مکروہ۔ اگر مکروہ ہے تو کون مکروہ ہے تنزیہی یا تحریمی بینوا توجروا فقط سائل اصغر علی از جزیرہ جگوانامس ؛

الجواب:۔ (۱) ثواب میت کے لئے جو قرآن شریف پڑھے ہوئے نہ ہوں وہ جو آیتیں اور سورتیں یاد رکھیں انکو پڑھیں، جو بالکل بے پڑھے ہوں وہ کلمہ طیب پڑھ کر ثواب پہنچائیں کہ ذکر الٰہی عبادت ہے اور نماز روزہ حج قرأت قرآن اذکار صدقہ وغیرہ ہر چیز کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے الاصل فی ھٰذا الباب ان یجعل ثواب عمله لغیره صلوٰۃ کان او صومًا او صدقة او غیرھا کالحج وقرأۃ القرآن والاذکار وزیارۃ قبور الانبیاء علیهم الصلوٰۃ والسلام والشهداء والاولیاء والصلحین وتکفین الموتٰی وجمیع انواع البرکة فی غایة الترجی شرح الهدایة۔ عبادتِ بدنیہ ومالیہ کے ثواب کا میت کو پہنچنا اہلسنت کا متفقہ مسئلہ ہے نصوص کثیرہ اس کی شاہد ہیں ؛

(۲) مفقود الخبر کی زوجہ اسوقت تک نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ قاضی اسکی موت کا حکم کرے۔ اور وہ موت کی عدت گزارے۔ عینی شرح کنز میں ہے وتعتد امرأته وورث منه ای من المفقود حینئذ ای حین حکم بموته لا قبله ای قبل ذٰلک۔ درمختار میں ہے انما یحکم بموته بقضاء لانه امر محتمل فما لم ینضم الیه القضاء لا یکون حجة۔ اب رہی یہ بات کہ قاضی کب حکم کرے۔ ظاہر الروایۃ میں یہ ہے کہ اسکی موت کا اندازہ اسکے ہم وطن اقران کی موت سے کیا جائے گا۔ جب وہاں اسکے ہم عمر چلیں تو قاضی اسکی موت کا حکم کر سکتا ہے۔ علامہ شیخ مصطفیٰ شرح کنز میں فرماتے ہیں وفی ظاھر الروایة بقدر یموت اقرانه من اھل بلدة علی المذھب۔ قران کی موت کتنے عرصہ میں ہوتی ہے۔ اس میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول تو یہ ہے کہ نوّے (۹۰) سال کی عمر ہونے تک۔ کنز میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ ہدایہ میں اسی کو اوفق بتایا ہے۔ ذخیرہ میں فرمایا علیه الفتویٰ۔ ایک قول سَو (۱۰۰) برس کا۔ ایک ایک سَو تیس (۱۳۰) برس کا ہے۔ متأخرین نے ساٹھ (۶۰) برس اختیار کئے۔ امام ابن ہمام نے ستّر (۷۰) برس کو مختار فرمایا۔ یہ تو علماء حنفیہ کا مسلک ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار سال گزرنے پر قاضی ان دونوں میں تفریق کر دے اور عورت کی عدت گذار کر چاہے

تو نکاح کرے۔ عینی شرح کنز میں ہے قال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق بینہما و تعتد عدۃ الوفاۃ ثم تتزوج من شاءت۔ اگر ضرورت شدیدہ ہو اور تفریق نہ کرنے سے کسی فتنہ قویہ کا اندیشہ ہو تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر حکم کیا جائے۔ رد المحتار میں ہے لکن قدمنا ان الکلام عند تحقق الضرورۃ حیث لم یوجد مالکی یحکم به واللہ سبحٰنہٗ اعلم۔

(۳) خطبہ جمعہ میں اردو پڑھنا خلاف سنت ہے اور مکروہ ہے۔ زمانہ صحابہ میں عجمی ممالک فتح ہو گئے تھے کہیں خطبہ غیر عربی میں ثابت نہیں۔ نصیحت کے لئے خطبہ کے علاوہ دوسرے وقت وعظ کیا جائے۔

محمد نعیم الدین غفرلہٗ ۱۵ر جمادی الآخر ۱۳۴۷ھ۔

فتویٰ۔ گاؤں میں نمازِ جمعہ جائز ہے یا نہیں؟

سوال: جمعہ کی نماز شہر کے علاوہ کس مقام پر پڑھنی چاہیئے؟ واضح رہے کہ وہ مقام جو شہر سے باہر ایک میل کے فاصلہ پر ہے جمعہ ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں ہو سکتا ہے تو کیا کرنا چاہیئے کہ جمعہ کی نماز ہو جائے؟ نیز اس گاؤں کے آدمی اتنی فرصت نہیں رکھتے کہ شہر جا کر جمعہ ادا کر سکیں۔ اور علاوہ اس شہر کے یا گاؤں کے آدمیوں کے دوسرے گاؤں کے لوگ اگر بھی جمعہ پڑھیں تو درست ہو گا یا نہیں والسلام علیکم۔ مرسلہ شیخ رحیم بخش چاولہ از قصور پنجاب

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جمعہ کی صحتِ ادا کے لئے مصر (شہر) شرط ہے۔ اور فناء شہر یعنی شہر کے گرد و پیش کا وہ میدان جو اہل شہر کے حوائج و مصالح میں کام آتا ہو شہر کے حکم میں ہے۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی لا جمعۃ ولا تشریق ولا صلوٰۃ الفطر ولا اضحی الا فی مصر جامع الحدیث فقہ کے تمام متون و شروح میں اسکی تصریح ہے۔ تو جو آبادی فناء شہر میں نہیں خواہ وہ شہر سے قریب ہو۔ اس میں جمعہ صحیح نہیں۔ نہ ان لوگوں پر جمعہ واجب۔ بحر الرائق میں ہے فان المذہب عدم صحتہا فی القری فضلا عن لزومہا وفی التجنیس ولا تجب الجمعۃ علی اہل القری وان کانوا قریبا من المصر لان الجمعۃ انما تجب علی اہل الامصار اھ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہٗ اتقن واحکم۔

العبد المعتصم بحبلہ المتین
کتبہ
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین